صدیق اکبر کی سخاوت

13-February-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

امیرُالمُؤمِنِین حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

یعنی بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجآء فی فضل الصلوۃ...الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

---

1 ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے، اس مہینے کی 22 تاریخ کو عاشقِ اکبر، سالارِ صحابہ، پیکرِ صدق و وفا، یارِ غار و یارِ مزار، پہلے خلیفۂ راشد اَمیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا یومِ عُرس ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اِمامت ہو یا خِلافت، کَرامت ہو یا شَرافت، صَداقت ہو یا شُجاعت، خوفِ خدا ہو یا عشقِ مُصْطَفٰے، اَلْغَرَض! ہر اِعتبار سے امیرُ المومنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک اہم مقام (Important) ہے۔ آج کے بیان میں ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سخاوت کا تذکرہ سُنیں گی، کاش! سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ

سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! پہلے امیرُ الموٴمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر اپنا سارا مال راہِ خدا میں پیش کرنے کا بے مثال واقعہ سنیے، چنانچہ

اللہ پاک اور اس کا رسول ہی کافی ہے

حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: غزوۂ تبوک کی تیاری کے سلسلے میں ایک بار اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے ارشاد فرمایا: "اپنا مال اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کرو۔" اس فرمانِ عالیشان پر عمل کرنے میں مختلف صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے اپنی اپنی توفیق و حیثیت کے مطابق اپنا مال راہِ خدا میں صدقہ کیا۔ میں بھی اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہو گیا، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے پوچھا: "عمر! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے" میں نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آدھا ان کے لئے چھوڑ کر آیا ہوں اور آدھا یہاں لے آیا ہوں۔" اتنے میں ہم نے دیکھا کہ عاشقِ اکبر امیرُ الموٴمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ اپنا سارا مال لے کر نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور آپ سے پوچھا: "ابو بکر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟" آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے محبت بھرے لہجے میں یوں عرض کی: "یَا رَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! **اَبۡقَیۡتُ لَهُمُ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَه** یعنی یَارَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں اپنے گھر کا سارا مال لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں اور گھر والوں کے لیے **اللہ پاک اور اس کا رسول ہی کافی ہے۔**" حضرت فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے: "میں کبھی بھی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔"

(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر، ۵/۳۸۰، حدیث: ۳۶۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان راہِ خدا میں خرچ کرنے کا کیسا جذبہ رکھتے تھے کہ حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک آواز پر لَبَّیۡک کہتے ہوئے اپنا مال اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر کر دیتے اور کوئی تو اپنے گھر میں موجود مال کا آدھا حصہ لے آرہا ہے، کیا کہنے امیرُ المؤمنین حضرتِ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے، آپ اپنا سارا مال لے کر آپ کی خدمت میں آگئے اور جب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا ابو بکر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو تو اس عاشقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے کیا خوب جواب دیا کہ یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ان کے لئے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافی ہیں، یہی نہیں اسلام اور مسلمانوں کو جب بھی مالی امداد کی ضرورت پڑی تو امیرُ المؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سب سے آگے نظر آئے، امیرُ المؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی سخاوت کے مزید واقعات سننے سے پہلے آیئے! ایک نظر آپ کی مبارک زندگی کے چند حصوں پر ڈالتی ہیں، چنانچہ

حضرت صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا مُختَصَر تعارُف

عاشقِ اکبر امیرُ المؤمنین حضرت صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی ساری زندگی شاندار رہی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بچپن سے ہی بُرے کاموں سے بچنے والے تھے، ابتدا ہی سے جھوٹ سے نفرت کرنے والے تھے، آپ کا نام عَبۡدُ اللہ، کُنۡیَت ابوبَکۡر اور اَلقابات صِدِّیق و عَتِیۡق ہیں۔ آپ زمانۂ جاہِلِیَّت ہی میں صِدِّیق کے لقب سے مشہور ہوگئے تھے کیونکہ آپ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: **اَنۡتَ عَتِیۡقٌ مِّنَ النَّارِ** یعنی تُو دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔ اِس لئے آپ

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو عتیق کا لقب عطا ہوا۔(تارِیخُ الْخُلَفاء، ص۲۶تا۲۹) امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عامُ الفِیل (یعنی وہ سال ہے جس میں اَبْرَہہ بادشاہ نے ہاتھیوں کا لشکر لے کر کعبے شریف پر چڑھائی کی تھی) کے تقریباً اَڑھائی بَرَس بعد مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں پیدا ہوئے۔ امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ صحابی ہیں، جنہوں نے آزاد مَردوں میں سب سے پہلے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی اور اِیمان لائے۔ امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فضائل و کمالات اِس قدر زیادہ ہیں کہ رسولوں اور نبیوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے اَفضل و اَعلیٰ ہیں۔ امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے زِندگی کے ہر موڑ پر مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری و وفاداری کا ثبوت دیا۔

(الاکمال فی اسماء الرجال ملحق بمشکاۃ المصابیح، ص۵۸۷، تاریخ الخلفاء، ص۲۷تا۶۲ ملخصاً و ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آزادی

ایک دن امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس جگہ سے گزرے جہاں حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اُمَیَّہ بن خَلَف ظلم کا نشانہ بنا رہا تھا، آپ نے اُمَیَّہ بن خَلَف کو ڈانٹتے ہوئے کہا: ”اس مسکین کو ستاتے ہوئے تجھے اللہ پاک سے ڈر نہیں لگتا؟ کب تک ایسا کرتا رہے گا؟“ وہ کہنے لگا: ”ابو بکر! تم نے ہی اسے خراب (یعنی مسلمان) کیا ہے تم ہی اسے چھڑا لو۔“ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ”میرے پاس حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے زیادہ تندرست و طاقتور غلام ہے، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مجھے دے کر وہ تم لے لو۔“ کہنے لگا: ”منظور ہے۔“ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ رقم اور غلام کے بدلے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔

قرآن میں صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے پارہ30سُوْرَۃُ الَّیْل کی آیت نمبر19 تا21 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جاناہو۔ صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے۔ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔

تفسیر خزائن العرفان میں لکھا ہے: جب امیرُ المؤمنین حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بہت زِیادہ قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو غیر مسلموں کو حیرت ہوئی اور وہ کہنے لگے: امیرُ المؤمنین حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ان پر کوئی احسان ہو گا، جواُنھوں نے اتنی زِیادہ قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا، اس پر یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ امیرُ المؤمنین حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یہ فعل کسی کے اِحسان کا بدلہ نہیں بلکہ صرف اللہ کریم کی رِضا کے لئے ہے۔ امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بہت سے غُلاموں کو ان کے اسلام لانے کے سبب خرید کر آزاد کیا۔ (خزائن العرفان، ص۱۱۰۸ ملخصاً)

خیر خواہی کا بے مثال جذبہ

حضرت عُروہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایسے 7 غلام خرید کر آزاد کیے جنہیں راہِ خدا میں بہت تکالیف دی جاتی تھیں۔ امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے راہِ خدا میں ستائے جانے والے جن غلاموں کو خرید کر آزاد کیا ان کے نام یہ

ہیں:(1)حضرت بلال(2)حضرت عامر بن فُہَیْرَہ(3)حضرت زُبیرہ(4)حضرت اُمِّ عُبَیْس(5) حضرت نَہْدِیَّہ(6)ان کی بیٹی(7)ابنِ عَمْرو بن مُؤَمَّل کی باندی۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم (الرياض النضرة، ۱/۱۳۳)

اسلام کی مالی خدمت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ چونکہ ایک کاروباری آدمی تھے اور کپڑے کا وسیع کاروبار کرتے تھے، لہٰذا جس دن اسلام لائے آپ کے پاس چالیس ہزار درہم یا دینار تھے ، سارے کے سارے راہِ خدا میں خرچ کر دیے۔(تاريخ مدينة دمشق، عبدالله...الخ، ۳۰/۶۶، رقم:۳۳۹۸)

عاقبت اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر

ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں صدقہ لے کر حاضر ہوئے اور چھپا کر اسے پیش کیا اور عرض کی:"یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہی میری عاقبت (میرا انجام) موقوف ہے۔" (حلية الاولياء، ابوبكر الصديق، ۱/۶۶، رقم:۶۹)

رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی مالی خدمت

امیرُ المؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اسلام قبول کرنے کے بعد سے ہجرتِ مدینہ تک اسلام کی مالی خدمت کرتے رہے، ہجرت کے وقت آپ کے پاس کل مال پانچ یا چھ ہزار درہم تھا جو آپ نے اپنے ساتھ لے لیا۔(اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر خرچ کر دیا)۔(الرياض النضرة، ۱/۱۳۲)

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی گواہی

امیرُ المؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اتنی مالی خدمت کی

کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود ارشاد فرمایا: ”مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہ دیا جتنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے مال نے دیا۔“ یہ سُن کر امیرُ المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں اور میرا مال سب آپ ہی کا ہے“
(ابن ماجة، کتاب السنة، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰہ، ۱/۷۲، حدیث: ۹۴)

اپنے ہی مال جیسا تصرف

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ امیرُ المؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے مال کو اپنے مال جیسا سمجھ کر ہی استعمال فرماتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق، کتاب الجامع، باب اصحاب النبی، ۱۰/۲۲۲، حدیث: ۲۰۴۴۸)

مسلمانوں کی مالی خدمت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کے آغاز میں ہم نے سنا تھا کہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مالی خدمت کا کیسا عظیم مظاہرہ فرمایا، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، آپ نے اپنا سارا مال اسلام اور مسلمانوں پر نچھاور کر دیا حتیٰ کہ آپ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو ببول کے کانٹوں والا لباس پہنے ہوئے تھے۔ (تاریخ مدینة دمشق، رقم ۳۳۹۸، عبداللّٰہ۔۔۔الخ، ۳۰/۷۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ امیرُ المؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرنے میں کس قدر آگے تھے کہ بعض موقعوں پر تو آپ نے اپنا سارا کا سارا مال اللہ پاک کی راہ میں خرچ کے لئے پیش فرمایا، ہمیں بھی چاہئے کہ نیکی کے کاموں اور اللہ پاک کی راہ میں زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرتی رہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے صدقے کے کئی فضائل ارشاد فرمائے ہیں، آیئے! صدقے کے فضائل پر 8 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں، چنانچہ

صدقے کے فضائل پر مشتمل 8 فرامینِ مُصْطَفٰے

1. ارشاد فرمایا: صَدَقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔(معجم کبیر، ۲۷۴/۴، حدیث: ۴۴۰۲)
2. ارشاد فرمایا: ہر کوئی (قیامت کے دن) اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔(معجم کبیر، ۲۸۰/۱۷، حدیث: ۷۷۱)
3. ارشاد فرمایا: بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقے کے سائے میں ہو گا۔(شعب الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۲/۳، حدیث: ۳۳۴۷)
4. ارشاد فرمایا: نماز (ایمان کی) دلیل ہے، روزہ (گُناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدَقہ خطاؤں کو یُوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔(ترمذی، ابواب السفر، باب ما ذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۱۱۸/۲، حدیث: ۶۱۴)
5. ارشاد فرمایا: صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو کیونکہ بَلا صَدَقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔(شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۴/۳، حدیث: ۳۳۵۳)
6. ارشاد فرمایا: بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوْت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اُس کی بَرَکت سے صَدَقہ دینے والے سے بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت دُور کر دیتا ہے۔(معجم کبیر، ۲۲/۱۷، حدیث: ۳۱)

7. ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے تو وہ (صَدَقہ) اُس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/۲۸۶، حدیث:۴۶۱۷)

8. ارشاد فرمایا: بے شک صَدَقہ ربّ کریم کے غضب کو بُجھاتا اور بُری مَوت کو دُور کرتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث:۶۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو اللہ پاک کی راہ میں اِخلاص کے ساتھ صَدَقہ کرتا ہے، اللہ پاک اُس کو ضرور اَجْر عطا فرماتا ہے۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہیے کہ وقتاً فوقتاً اللہ پاک کی راہ میں حسبِ توفیق ضرور صَدَقہ کِیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ ہمیں اس کی بے شُمار دینی و دُنیاوی برکتیں حاصِل ہوں گی۔ اللہ پاک کی راہ میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کی اَہمیّت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ خُود ہمارے پیارے ربِّ کریم نے قرآنِ کریم میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا اور مختلف مقامات پر صَدَقہ و خَیرات کرنے والوں کی تعریف و توصیف بھی فرمائی، چنانچہ

پارہ 1 سورۃُ البَقَرہ کی آیت نمبر 2 اور 3 میں ارشاد ہوتا ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ (پ ۱، البقرة: ۲، ۳)

تَرْجَمۂ کنزالعرفان: ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔ وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

مشہور مفسرِ قرآن حضرت علّامہ مفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آیتِ مُبارکہ کے

اِس حِصّے :﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ کے تحت فرماتے ہیں:☆راہِ خدا میں خَرْچ کرنے سے یا تو زکوٰۃ مُراد ہے یا مُطْلَق اِنفاق (یعنی راہِ خدا میں مُطْلَقاً خَرْچ کرنا مُراد ہے)☆خواہ فرض و واجب ہو جیسے زکوٰۃ، نَذر وغیرہ ☆خواہ مُسْتَحَب جیسے صَدَقاتِ نافِلہ اور اَموات (فوت شدہ مسلمانوں) کا اِیْصالِ ثواب۔ مسئلہ: گیارہویں، فاتحہ، تِیجہ، چالیسواں بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صَدَقاتِ نافِلہ ہیں۔ (خزائن العرفان، ص۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی بہت خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بہنیں جو اپنے مال کے حُقوقِ واجِبہ ادا کرتی ہیں، ☆خُوش دِلی سے بَر وقت پوری پوری زکوٰۃ وفطرہ ادا کرتی ہیں، ☆اپنے مال کو ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خَرْچ کرتی ہیں، ☆اپنے محرم رِشتہ داروں (Relatives) کی مَوت پر اُن کے اِیْصالِ ثواب کے لیے تِیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کر کے مساکین کو کھانا کھلاتی ہیں۔ ☆اِیْصالِ ثواب کے لیے **مدنی رسائل تقسیم** کرتی ہیں، ☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کرتی ہیں، ☆ حُقُوقِ عامّہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ قُرآن خوانی، نَعت خوانی اور سُنّتوں بھرے اِجتماعات کے اِنْعِقاد پر خَرْچ کرتی ہیں، ☆ جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ وغیرہ کی تَعْمیر و ترقّی اور روز مَرّہ کے اَخْراجات میں حِصّہ لیتی ہیں، ☆ دِینی طالِبات پر اپنا مال خَرْچ کرتی ہیں۔ اخلاص کے ساتھ اس طرح خرچ کرنے والیوں کو اللہ پاک اپنے فَضْل سے دُگنا بلکہ اِس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا۔ ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک کی رِضَا کے لئے نہ صرف خُود اپنا چندہ دعوتِ اسلامی کو دیں، بلکہ دُوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم امیرُ المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سخاوت کے واقعات سن رہی تھیں، آیئے! مزید واقعات سنتی ہیں:

رشتے دار سے جب سخت دُکھ پہنچا

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے بعض ان رشتہ داروں کا خرچ اٹھایا کرتے تھے جو کہ نادار، غریب یا مسکین ہوا کرتے تھے انہی ضرورت مندوں میں سے ایک آپ کے خالہ زاد بھائی غریب، نادار، مہاجر اور بدری صحابی حضرت مِسطَح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی ہیں، امیرُ المومنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ان کے اخراجات اٹھاتے تھے، ایک بار آپ کو اُن سے سخت دکھ پہنچا اور وہ یہ کہ اُنھوں نے غلط فہمی کی وجہ سے آپ کی پیاری بیٹی یعنی اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پر تُہمت لگانے والوں کا ساتھ دیا تھا تو آپ نے انہیں خرچ نہ دینے کی قسم کھائی۔ اللہ پاک نے امیرُ المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اس نیک کام کو جاری رکھنے کے لئے پارہ 18 سورۂ نور کی آیت نمبر 22 نازِل فرمائی، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اور تم میں فضیلت والے اور (مالی) گنجائش والے یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتے داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مال) نہ دیں گے اور انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور در گزر کریں، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرما دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مُفسرِ قرآن حضرت مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب یہ آیت سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھی تو حضرتِ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ پاک میری مغفِرت کرے اور میں مِسطَح کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا اُس کو کبھی بند نہیں کروں گا چُنانچہ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس مالی تعاون کو دوبارہ شروع فرما دیا۔ مزید فرماتے ہیں: اس آیت سے حضرتِ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فضیلت ثابِت ہوئی، اس سے آپ کے رُتبے کی عَظَمت ظاہِر ہوتی ہے کہ اللہ پاک نے حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو قرآن میں فضیلت والا بتایا گیا ہے۔ (خزائنُ العِرفان ص ۶۵۳، ملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیت سے جہاں امیرُ المؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مقام و مرتبہ معلوم ہوا وہیں یہ بھی پتا چلا کہ ضرورت مند محارم رشتے داروں کی مالی امداد کرتے رہنا بہت بڑی فضیلت کی بات ہے چاہے ان میں سے کسی بھی محرم عزیز یا رشتے دار کا ہم سے کسی بھی طرح کا رویہ ہو ہم اپنا نیک کام ہر حالت میں جاری رکھیں۔

(1) کس رشتے دار سے کیا برتاؤ کرے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رشتوں کی نوعیت بدلنے کے ساتھ محارم رشتہ داروں سے اچھا سُلوک کرنے کے درجات بھی بدلیں گے۔ رشتوں میں سب سے بڑھ کر مرتبہ والدین کا ہے، پھر جن سے نسب کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو ان کا مرتبہ ہے۔ پھر ان کے بعد باقی محارم رشتے دار اپنے رشتے کے حساب سے اچھے سُلوک کے حق دار ہوں گے۔ (رَدُّالمُحتار، ۹/ ۶۷۸ ملخصاً)

(2) رشتے دار سے اچھے سُلوک کی صورتیں

یاد رہے! صِلَۂ رِحم (یعنی محارم رِشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے) کی مُختلِف صورَتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا، اگر اِن کو کسی جائزبات میں تمہاری اِمداد کی ضرورت ہو تو اِس کام میں اِن کی مدد (Help)

کرنا، اِنہیں سلام کرنا، اِن کی ملاقات کو جانا، اِن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اِن سے بات چیت کرنا، اِن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳)

(3) پردیس ہو تو خط بھیجا کرے

اگر کوئی محرم رشتے دار (مثلاً والد، بھائی وغیرہ) پردیس میں ہے تو ان کے پاس خط بھیجا کرے، اُن سے خط و کتابت جاری رکھے تاکہ بے تَعَلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہوسکے تو وطن آئے اور ان سے تَعَلُّقات (Relations) تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہوگا۔(رَدُّالمُحتار، ۹/۶۷۸)

(4) بڑا بھائی باپ کے قائم مقام ہے

باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے کہ بڑا بھائی باپ کے قائم مقام (یعنی باپ کی جگہ) ہوتا ہے، بڑی بہن اور خالہ، ماں کی جگہ پر ہیں۔(رَدُّالمُحتار، ۹/۶۷۸)

(5) کس کس رشتے دار سے کب کب ملے؟

محارم رشتے داروں سے وقفہ دے کر ملتی رہے کہ اِس سے مَحَبَّت واُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ محارم قرابت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتی رہے یا مہینے میں ایک بار اور تمام قبیلے اور خاندان کو مُتَّحِد ہونا چاہیے، جب حق اُن کے ساتھ ہو یعنی وہ حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور حق کو ظاہر کرنے میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳)

(6) رشتے دار حاجت پیش کرے تو رَدّ کر دینا گناہ ہے

جب اپنا کوئی محرم رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت پوری کرے، اُس کو رَد کر دینا

(یعنی حیثیت ہونے کے باوجود مدد نہ کرنا) رِشتہ توڑنا ہے۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۳۲۳/۱)(یاد رہے! محارم رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنا واجِب ہے اور رشتہ توڑنا گناہ، حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے)

(7) صِلَۂ رِحم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

محارم رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں اَدلا بدلا (Reciprocation) کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقت میں رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، لاپروائی کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقوق کی رعایت کرو۔(رَدُّالمُحتار، ۶۷۸/۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھا گمان رکھنے کا طریقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بَیان کردہ ساتوں مسئلہ نہایت توَجُّہ کے قابِل ہیں، بالخُصوص ساتویں مسئلے جس میں **"اَدلے بدلے"** کا ذِکر ہے اِس کے بارے میں عَرض ہے کہ آج کل عُموماً یہی **"ادلا بدلا"** ہو رہا ہے۔ ایک رشتے دار اگر اِس کو شادی کی دعوت (Invitation) دیتی ہے جبھی یہ اُس کو دعوت دیتی ہے، اگر وہ نہ دے تو یہ بھی نہیں دیتی۔ اگر اُس ایک نے اِس کو زیادہ افراد کی دعوت دی اور یہ اگر اُس کو کم افراد کی دعوت دے تو اِس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ بد قسمتی سے عِلمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج کل معاشرے میں یہ ماحول بھی عام ہوتا جارہا ہے کہ کسی موقع پر **لَین دَین** کے معاملات میں بھی یہی اندازا ختیار کیا جاتا ہے کہ جتنے پیسے (نیوتا) فُلاں نے

دیے، ہم بھی اُتنے ہی دیں گے، حتّٰی کہ **بعض** نادان اسلامی بہنیں اپنی کسی رِشتہ دار کے **فوت** ہونے پر اس کی تعزیت کو نہیں جاتیں، سگے بھائیوں اور بہنوں کی **خوشی اور غم میں شریک** نہیں ہوتیں اِسی طرح جو رِشتے دار اِس کے یہاں کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتی تو یہ اُس کے یہاں ہونے والی تقریب کا بائیکاٹ کر دیتی ہے اور یُوں فاصِلے مزید بڑھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی اسلامی بہن ہمارے یہاں شریک نہ ہوئی ہو تو اُس کے بارے میں اچھا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مَثَلاً وہ نہ آنے والی بیمار ہوگئی ہوگی، بھول گئی ہوگی، ضروری کام آپڑا ہوگا، یا کوئی سخت مجبوری ہوگی جس کی وضاحت اُس کے لئے دشوار ہوگئی ہوگی وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں اچھا گمان رکھ کر ثواب کمانا اور جنّت میں جانے کا سامان کرنا چاہئے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ** یعنی اچھا گمان بہترین عبادت سے ہے۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ۳۸۸/۴، حدیث: ۴۹۹۳)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے **مُخْتَلِف** مطالِب بَیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گمان کرنا، اُن پر **بدگمانی** نہ کرنا، یہ بھی اچھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ (مِراٰۃُ المناجیح، ۶/۶۲۱)

جنت کا محل اُس کو ملے گا جو۔۔۔

بالفرض کوئی رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے جان بوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آئی یا ہمیں اپنے یہاں دعوت میں نہیں بُلایا بلکہ اُس نے کُھلّم کُھلا ہمارے ساتھ بُرا سُلوک کیا، تب بھی ہمیں بڑا حَوصَلہ رکھتے ہوئے تعلُّقات برقرار رکھنے چاہئیں۔ حضرت اُبَی بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) **مَحَل** بنایا جائے اور اُس کے

دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلْم کرے، یہ اُسے معاف کرے، جو اُسے محروم کرے، یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے تعلّق توڑے یہ اُس سے تعلّق جوڑے۔(مُستَدرَک للحاکم،کتاب التفسیر، ۳/۱۲، حدیث:۳۲۱۵)

کس رشتے دار کو صَدَقہ دینا افضل صدقہ ہے

بہر حال کوئی محرم رشتے دار ہمارے ساتھ اچھا سُلوک کرے یا نہ کرے ہمیں اس کے ساتھ اچھا سُلوک جاری رکھنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو دِل میں دُشمنی رکھنے والے رشتہ دار کو دیا جائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ دل میں دشمنی رکھنے والے رشتہ دار کو صدقہ دینے میں صدقہ بھی ہے اور رشتہ توڑنے والے سے اچھا سلوک کرنا بھی۔(مستدرک،کتاب الزکاۃ،باب افضل الصدقة..الخ، ۲/۲۷، حدیث:۱۵۱۵)

اللہ پاک ہم سبھی کو اپنے محارم رشتے داروں سے ہمیشہ اچھا سُلوک کرتے رہنے کی تَوفِیْق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "101 مَدَنی پھول" سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزْیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نِیَّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگی ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری

حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں۔(بہار شریعت ۳/۴۵۹، حصہ ۱۶ ملخصا) ☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود اسلامی بہنوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔☆جو سلام میں پہل کرے وہ اللہ کریم کا مُقرَّب ہے۔☆جو سلام میں پہل کرے وہ تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔(شعب الایمان، کتاب، ۶/۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶) ☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔(کیمیائے سعادت، ۱/۳۹۴) ☆اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں ۔ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہ، شامل کریں تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے ☆سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ جس اسلامی بہن نے سلام کیا وہ سُن لے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد